خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

بدھ
27- دسمبر 1995ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 292 | بدھ 4 شعبان -1416ھ' 27 فتح 1374ھش' 27- دسمبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیک اعمال دعا کو طاقت بخشتے ہیں

محض دعا کے لفظوں کی بات نہیں ہوا کرتی خدا کی نظر دعا کی گہرائی پر پڑتی ہے۔ دل میں کتنی گہرائی سے اٹھی ہے کس جذبے کے ساتھ اٹھی ہے۔ کس درد کے ساتھ اٹھی ہے کسی اخلاص اور ایثار کی روح کے ساتھ اٹھی ہے۔ یہ ساری باتیں ہیں جو دعا کو طاقت بخشتی ہیں اور پھر نیک اعمال دعا کو طاقت بخشتے ہیں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دنیا کی حالت اور رنگ دیکھا جاوے تو وہ بہت کچھ بدلا ہؤا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ ایسی حالت ہو گئی ہے کہ گویا حسنِ ظن کا موقعہ ہی نہیں رہا۔ کیونکہ اگر ہر پہلو سے بدظنی ہی ظاہر ہو تو انسان کہاں تک اِس پر حسنِ ظن کرے گا۔ میں حیران ہوتا ہوں جب دیکھتا ہوں کہ دنیا میں سوائے دہریت، مکر و فریب کے اور کوئی بات نظر نہیں آتی۔ بالکل طبیعتیں دنیا ہی پر مائل ہو گئی ہیں یہاں تک کہ دین کا کام بھی اگر کوئی اپنے ہاتھ میں لیتا ہے تو اِس میں بھی ان باتوں کا دخل ہے۔ یا تو وہ محض دنیا کا لالچ ہے یا دنیا کی ملونی ہے۔ ایسی حالت میں میں نے سوچا ہے کہ اگر کوئی مرتا ہے تو پھر مرے۔

میں حیران ہوتا ہوں کہ لوگ تو اور اور باتوں کے لئے روتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ اور باتوں کو چھوڑو مجھے تو اس کا فکر ہو رہا ہے کہ خدا کی ہستی ہی پر ان کو یقین نہیں رہا۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 324)

حضرت چوہدری محمد انور حسین صاحب کو سپردِ خاک کر دیا گیا

حضرت مرزا عبدالحق صاحب نے جنازہ پڑھایا اور قبر پر دعا کرائی

اہل ربوہ اور دور و نزدیک سے آئے ہوئے احمدی احباب نے ہزاروں کی تعداد میں شرکت کی

ربوہ: 25- دسمبر 1995ء۔ حضرت چوہدری محمد انور حسین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ کو آج دن کے قریباً تین بجے بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ آپ 24- دسمبر 1995ء کو دن کے ڈیڑھ بجے اپنے گھر واقع شیخوپورہ میں انتقال فرما گئے تھے۔ آپ کی عمر 85 برس تھی۔

حضرت چوہدری صاحب کا جنازہ 25- دسمبر کو شیخوپورہ میں محترم سعید اظہر صاحب مربی سلسلہ نے پڑھایا جس کے بعد جنازہ ربوہ کے لئے روانہ ہوا۔ جنازہ کو دارالضیافت میں رکھا گیا۔ دو بجے بیت المبارک میں ظہر کے بعد حضرت مرزا عبدالحق صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ اس میں اہل ربوہ کے علاوہ دور و نزدیک سے آئے ہوئے

باقی صفحہ 7 پر

جو بات دل سے نکلے اور دل تک محدود رہے وہ تمہیں کسی مرتبہ تک نہیں پہنچا سکتی

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

جنازہ حاضر و غائب

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے مورخہ 95-12-3 کو مندرجہ ذیل جنازہ حاضر و غائب پڑھائے۔

جنازہ حاضر

مکرم محمد اصغر لون صاحب آف ایسٹ لندن۔ قبل ظہر

جنازہ ہائے غائب

۱۔ مکرم مولانا محمد منور صاحب والد مکرم مبارک احمد طاہر صاحب ربوہ

۲۔ مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد اکرم منہاس صاحب راولپنڈی۔

۳۔ مکرم فیصل مسعود عمر صاحب۔ روس میں وفات ہوئی ہے۔ دوست کی جان بچاتے ہوئے دریا میں ڈوبنے سے وفات ہوئی۔

۴۔ عبدالرحیم صاحب ڈیرہ غازی خان

۵۔ مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب آف لیہ (عرف سپیکر) آپ مکرم مبارک چوہدری صاحب دفتر امیر صاحب UK کے چچا تھے۔

۶۔ مکرم چوہدری نصیر احمد خان صاحب۔ قادر آباد تحصیل پسرور۔

تقریب شادی

مکرم محمد عباس صاحب باجوہ جرمنی ابن مکرم چوہدری غلام رسول صاحب باجوہ آف چک نمبر 1/H ہانس ضلع ملتان کی تقریب شادی مورخہ سات ستمبر 1995ء کو جرمنی میں منعقد ہوئی۔ دوسرے روز دعوت ولیمہ کے اختتام پر مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب مربی سلسلہ مقیم میونخ نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔

موصوف کا نکاح مکرمہ ناصرہ جبیں بنت محترم محمد شفیع صاحب (وفات یافتہ) کینال کالونی باٹاپور لاہور حال جرمنی کے ساتھ محترم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل المال ثانی تحریک جدید نے دس ہزار جرمن مارک کے عوض مورخہ 95-8-28 کو بیت المبارک ربوہ میں پڑھا تھا۔

عزیزہ ناصرہ جبیں صاحبہ حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب (آف کلاس والا ضلع سیالکوٹ) رفیق حضرت بانی سلسلہ کی پڑپوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فریقین کے لئے یہ رشتہ ہر جہت سے بابرکت فرمائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

27- فتح 1374 ھش   27 - دسمبر 1995ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:۔

1۔ یہ سچ ہے کہ خدا تعالیٰ کے قضاو قدر میں سب کچھ ہے مگر کوئی یہ تو بتائے کہ خدا تعالیٰ نے وہ فہرست کس کو دی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے میں سچ کہتا ہوں کہ ان اسرار پر کوئی فتح نہیں پا سکتا۔

2۔ چونکہ بہت سے لوگ دنیا میں ایسے ہیں جو اس نقطہ سے جہاں دعا اثر کرتی ہے دور رہ جاتے ہیں اور وہ تھک کر دعا چھوڑ دیتے ہیں۔ اور خود ہی یہ نتیجہ نکال لیتے ہیں کہ دعاؤں میں کوئی اثر نہیں میں کہتا ہوں کہ یہ صرف ان کی اپنی غلطی اور کمزوری ہے۔

3۔ جو مشکل کسی تدبیر سے حل نہ ہوتی ہو۔ اللہ تعالیٰ دعا کے ذریعے اسے آسان کر دیتا ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ دعا بڑی زبردست اثر والی چیز ہے۔ بیماری سے شفا اس کے ذریعے ملتی ہے۔ دنیا کی تنگیاں مشکلات اس سے دور ہوتی ہیں۔ دشمنوں کے منصوبے سے یہ بچالیتی ہے۔ اور وہ کیا چیز ہے جو دعا سے حاصل نہیں ہوتی۔

4۔ جس قدر توکل اور یقین اللہ تعالیٰ پر کرے گا اور اس راہ میں نہ تھکنے والا قدم رکھے گا۔ اسی قدر عمدہ نتائج اور ثمرات ملیں گے۔ تمام مشکلات دور ہو جائیں گی اور دعا کرنے والا تقویٰ کے اعلیٰ محل پر پہنچ جائے گا۔

5۔ کلام الٰہی صرف اتنا ہی نہیں چاہتا۔ کہ انسان ترک شر کر کے سمجھ لے کہ بس اب میں صاحب کمال ہو گیا۔ بلکہ وہ تو انسان کو اعلیٰ درجہ کے کمالات اور اخلاق فاضلہ سے متصف کرنا چاہتا ہے کہ اس سے ایسے اعمال وافعال سرزد ہوں جو بنی نوع کی بھلائی اور ہمدردی پر مشتمل ہوں اور ان کا نتیجہ یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جاوے۔

6۔ تکبر مختلف رنگوں میں ہوتا ہے کسی میں کسی رنگ میں اور کسی میں کسی طرح سے۔ علماء علم کے رنگ میں اسے ظاہر کرتے ہیں اور علمی طور پر نکتہ چینی کر کے اپنے بھائی کو گرانا چاہتے ہیں۔

7۔ باطنی روشنی جو ہر ایک قسم کی ظلمت کو دور کرتی ہے۔ اور اس کی بجائے تقویٰ اور طہارت کا نور پیدا کرتی ہے۔ آسمان ہی سے آتی ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا تقویٰ ایمان عبادت طہارت سب کچھ آسمان سے آتا ہے۔

8۔ جس قدر وہ اپنے آپ کو لاشے سمجھے گا اسی قدر کیفیات اور انوار خدا تعالیٰ سے اتریں گے۔ جو اس کو روشنی اور قوت پہنچائیں گے۔ اگر انسان یہ عقیدہ رکھے گا تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی اخلاقی حالت عمدہ ہو جائے گی۔

9۔ جب تک انسان کی اخلاقی حالت بالکل درست نہ ہو وہ کامل ایمان جو منعم الیہ گروہ میں داخل کرتا ہے اور جس کے ذریعے سچی معرفت کا نور پیدا ہوتا ہے اس میں داخل نہیں ہو سکتا۔ پس دن رات یہی کوشش ہونی چاہئے۔ کہ بعد اس کے کہ انسان سچا موحد ہو اپنے اخلاق کو درست کرے۔

خدا تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم ان ارشادات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنی زندگی کو بہتر سے بہتر بنا سکیں۔

ہر طرف بم کے دھماکے ہر طرف فسق و فجور
احترامِ آدمیت کے تصوّر سے ہیں دور
کیا کریں اہلِ وطن کی خوبیوں کا ذکر ہم
خوبیوں کے نام سے بھی ہو رہے ہیں یہ نفور

ابو الاقبال

دل کیا ہے ایک گلبۂ احزانِ اضطراب
جاں ہے تو وہ بھی سوختہ سامانِ اضطراب

آئی ہے میرے کنجِ سیہ میں تو رات بھر
اب جھلملائے شمعِ شبستانِ اضطراب

دیکھا کیا وہ بحر کی موجوں کو روز و شب
ساحل سمجھ سکا نہ مگر شانِ اضطراب

دو روزہ انبساط کی خاطر نہ جانے کیوں
اہلِ خرد ہیں درپئے درمانِ اضطراب

مانا مسرّتوں کی بھی چھَب دلفریب ہے
ہے شانِ اضطراب مگر شانِ اضطراب

وہ اور ہوں گے جن کو غرض ہے نشاط سے
ہم اہلِ دل ہیں ہم ہیں ثنا خوانِ اضطراب

تسکیں کا نام موت کو بخشا گیا ہے کیوں
کیوں زندگی کو دے دیا عنوانِ اضطراب

حسرت بھی ہے، امید بھی ہے، آرزو بھی ہے
کیا کیا ہے دل کے واسطے سامان اضطراب

رک سی گئی ہے سانس تری اے مریضِ غم!
وا ہو گیا ہے یا درِ زندانِ اضطراب

یہ زندگی بہشت سے کمتر نہیں اگر
حاصل دل و نظر کو ہو عرفانِ اضطراب

مانا کہ دلپذیر ہے آرائشِ جمال
لیکن کہاں وہ زُلفِ پریشانِ اضطراب

محمّود راہ منزلِ جاناں پہ آج بھی
چلتے ہیں قافلے تہ دامانِ اضطراب

ڈاکٹر محمود الحسن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسمت کی لکیریں یا مزاج کی تعبیریں

حضرت امام جماعت الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا:-

علم نجوم کے ذریعے دنیا میں آج کل بڑی بڑی معلومات حاصل ہو رہی ہیں۔ اسٹرانومی (Astronomy) علم نجوم کے ذریعے ساری دنیا میں رونما ہونے والے واقعات کو سٹڈی کیا جا رہا ہے۔ اس حد تک تو علم نجوم درست ہے مگر یہ کہنا کہ فلاں ستارے نے فلاں کی قسمت بنائی ہوئی ہے اور اس کی سٹڈی سے فلاں کی زندگی میں یہ یہ واقعات رونما ہوں گے یہ سب گپ شپ ہے۔ اسی طرح ہاتھ دکھا کر قسمت کا حال معلوم کرنا بھی محض گپ ہے۔ واقعتاً یہ تو ممکن ہے کہ ہاتھ کی بناوٹ سے انسانی مزاج اور اس کے اثرات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہو جس طرح پاؤں دیکھ عرب بھی قیافہ شناسی کیا کرتے تھے۔ رسول اکرم ﷺ نے بھی اس کو درست قرار دیا۔ اس حد تک تو دست شناسی درست ہے لیکن یہ خیال کرنا کہ ہاتھوں کی لکیروں میں قسمت بنی ہوئی ہے اور یہ یہ واقعات رونما ہوں گے یہ سب گپیں ہیں۔ چنانچہ بعض بڑے بڑے مشہور نجومی تھے جو احمدی ہوئے تو انہوں نے اس پیشہ سے توبہ بھی کی اور خود اپنے قصے بھی بنائے۔ کہ یوں دست شناسی کیا کرتے تھے اس کی اصل حقیقت کیا تھی۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک لمبے تجربے سے ہم انسانوں کا مزاج سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ بعض اتفاقات کا ہمیں علم ہے کہ ہوتے رہتے ہیں اور ہمیں یہ بھی پتہ ہے کہ اگر ہم چار پانچ باتیں بیان کریں۔ چار ان میں سے نہ ہوں پانچویں ہو گئی ہو تو اکثر بیان کرنے والا چار کا ذکر نہیں کرتا صرف پانچویں کا ذکر دیتا ہے۔ اور نجومیوں کا خوب پراپیگنڈہ ہوتا ہے کہ فلاں نجومی نے فلاں بات کی تھی۔ وہ بالکل پوری ہو گئی۔ اور اس نے ساتھ جو دس گپیں ماری تھیں ان کو بیان کرنے والے چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ انسانی فطرت کا ایک چسکا ہے۔ کہ فلاں نے ایک واقعہ بیان کیا اور وہ اس طرح ہوا تو احمدی نجومیوں کا یہ کہنا تھا کہ انسانی فطرت کی ان ساری کمزوریوں کو مد نظر رکھ کر نجومی کامیاب ہو جاتے ہیں۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ ہاتھ کی لکیروں سے کچھ نہیں پڑھتے۔

ایک افسانہ ایک حقیقت ایک دفعہ لندن یونیورسٹی میں ہم ایک جگہ ایک پارٹی میں جمع تھے۔ مختلف یونیورسٹیوں کے طلباء کا ایک بڑا دلچسپ اکیڈیمک اجتماع تھا۔ میں بھی وہاں گیا ہوا تھا۔ طلباء سے باتوں باتوں میں پامسٹری (دست شناسی) کے متعلق بات شروع ہو گئی۔ میں نے ان سے کہا کہ پامسٹری ہے تو گپ شپ لیکن اس کے باوجود یہ ہو سکتا ہے کہ آدمی بڑے اچھے اندازے لگائے۔ اس نیت سے تم مجھے ہاتھ دکھانا چاہتے ہو تو میں دیکھ لیتا ہوں۔ میں ایسے اندازے تمہیں بتاؤں گا کہ تم حیران ہو جاؤ گے۔ اور یقین ہو جائے گا کہ بغیر لکیروں کے بھی انسان فیچرز کو کسی حد تک پڑھ سکتا ہے۔ ایک صاحب تھے جو بعد میں بی۔ بی۔ سی۔ کے بڑے افسر بنے انہوں نے اپنا ہاتھ دکھایا۔ میں نے ان کا ہاتھ دیکھ کر کہا کہ آپ کی شادی شدہ زندگی نہایت تلخ گذرے گی۔ یہاں تک کہ بہت دکھوں میں آپ مبتلا رہیں گے آپ کو پہلی تسکین جو نصیب ہو گی وہ تقریباً پچپن سال میں ہو گی۔ اس وقت تک آپ کی زندگی بڑی تلخ گزرے گی۔

ایک مدت کے بعد جب میں 1978ء میں لندن گیا۔ آصفہ بھی میرے ساتھ تھیں۔ غوری صاحب کے ہاں ہم ٹھہرے ہوئے تھے میرے کسی دوست نے ان صاحب کو بتا دیا کہ میں لندن میں آیا ہوں۔ اس نے غوری صاحب سے بار بار پتہ کیا۔ غوری صاحب نے مجھے بتایا کہ ایک صاحب آپ سے ملنے کے بہت مشتاق ہیں۔ بار بار فون آ رہے ہیں۔ بی۔ بی۔ سی میں ہیں۔ پہلے تو مجھے یاد نہیں تھا پھر خیال آیا وہی صاحب ہوں گے۔ جنہوں نے مجھے اپنا ہاتھ دکھایا تھا۔ چنانچہ فون پر ان سے بات ہوئی۔ وہ کہنے لگے کہ آپ تو کہتے تھے پامسٹری میں کچھ نہیں ہے۔ لیکن آپ نے میرے متعلق جو خبر دی تھی وہ تو سو فی صد سچی نکلی۔ بتائیں کس طرح پتہ لگایا تھا آپ نے۔ میں نے کہا ہوا کیا۔ کہنے لگے وہی ہوا جو آپ نے کہا تھا میں نے بڑی تلخ زندگی گزاری۔ اور اب میں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے۔ مگر یہ بتائیں آپ نے کیسے اندازہ لگایا تھا۔ میں نے کہا بات یہ ہے کہ میں آپ کا مزاج سمجھتا ہوں۔ آپ نہایت اچھی اور نفیس طبیعت کے آدمی ہیں۔ لیکن آپ جو گرل فرینڈ ساتھ لائے تھے جس کے متعلق نظر آتا تھا آپ اس کے ساتھ شادی کرنے والے ہیں وہ ایک Crude قسم کی عورت تھی۔ اگرچہ وہ جسمانی لحاظ سے آپ کو Attract کر رہی تھی لیکن دو تین باتوں سے اندازہ ہو گیا کہ وہ مزاجاً ساتھ چل ہی نہیں سکتی۔ چند دن کی لذتیں ہیں ختم ہو جائیں گی لیکن پھر جب مزاج زندہ رہتا ہے یعنی رفاقت کا مزاج تو وہ اصل چیز ہے۔ جسمانی حسن تو کچھ عرصے کے بعد ماند پڑ جاتا ہے۔ چنانچہ میں نے یہ اندازہ لگایا کہ جب یہ کشش ختم ہو جائے تو آپ جیسے نفیس آدمی کے لئے ایسی Crude عورت کے ساتھ رہنا جہنم بن جائے گا۔ مجھے یہ علم نہیں تھا کہ آپ پچپن سال کی عمر میں طلاق دے دیں گے میں نے تو یہ اندازہ لگایا تھا کہ بوڑھے ہو کر آہستہ آہستہ چلن آ ہی جائے گا۔ آپ گزارا کر جائیں گے۔ انہوں نے لہا حیر یہ بات پھر طلاق کے ذریعہ پوری ہوئی۔

یہ میں نے مثال اس لئے دی ہے کہ ایک اندازہ ہو جاتا ہے کچھ ہاتھوں کی طرز انسان کا مزاج بتا دیتی ہے۔ بعض بیماریوں کے نتیجہ میں بعض ہاتھوں کی شکلیں بدل جاتی ہیں جن سے بیماریوں کی بھی تشخیص ہو جاتی ہے۔ مثلاً Lungs کمزور ہوں تو ہاتھ کی ایک خاص قسم کی شکل بن جاتی ہے۔ آنکھوں پر بھی بیماریوں کے اثر پیدا ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ آج کل جرمنی میں باقاعدہ ایک سائنس ڈیولپ (Develop) ہو رہی ہے جو ایلو پیتھک طریقہ علاج میں مدد دے رہی ہے۔ ڈاکٹر صرف آنکھوں کا رنگ دیکھتے ہیں اور بیماری کی تشخیص کر دیتے ہیں یہ محض ذہانت ہے۔ جو خبر دیتی ہے۔ لکیریں خواہ مخواہ بہانہ بنا ہوا ہے۔ اور لوگوں کو بے وقوف بنا کر اسے پیسے بٹورنے کا ذریعہ بنایا ہوا ہے۔ اس سے زیادہ اس کی کوئی حقیقت نہیں۔

("ماخوذ از مجالس عرفان")

(شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ کراچی)

ملک محمد عبد اللہ

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب حضرت اماں جان کے بھائی تھے۔ اپنی پیشہ ورانہ قابلیت کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے تقریر اور تحریر میں بھی خاص ملکہ عطا فرمایا تھا۔ ملک کے بڑے بڑے شہروں میں جہاں بھی بطور ڈاکٹر تعیناتی ہوئی لوگ دور دور سے بغرض علاج آپ کے پاس پہنچتے۔ جلسہ سالانہ کے ایام میں قادیان تشریف لاتے تو ان دنوں عشاء کی عبادت کے بعد بیت اقصیٰ میں ذکر حبیب پر تقریر ہوتی جس میں لوگوں کی بڑی تعداد شریک ہوتی۔ آپ کی تقریر نہایت پر کشش اور موثر ہوتی۔ میری آپ سے واقفیت کی ایک وجہ تو یہ تھی کہ آپ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے ماموں تھے اور خاکسار حضرت میاں صاحب کا خادم خاص تھا۔ جو آپ کے دفتر میں تالیف و تصنیف کے کام کے علاوہ آپ کے گھر کے انتظامی امور میں بھی شریک کار ہوتا تھا۔ دوسری وجہ میری ایک تالیف تھی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے اپنی ایک تقریر میں اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ ایک ایسی کتاب تحریر کی جائے جو تمدن (دین حقہ) کے متعلق ہو۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے بحیثیت ناظر تالیف، تصنیف یہ کام خاکسار کے سپرد فرمایا اور اس کے متعلق خاص ہدایات بھی دیں۔ سو آپ کے ارشاد کے ماتحت میں نے یہ کتاب تالیف کی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے اس کتاب کو زیادہ جامع بنانے کے لئے اس کا مسودہ حضرت میر محمد اسحاق صاحب، حضرت میر محمد اسماعیل صاحب اور صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب (اللہ تعالیٰ سب کے درجات بلند فرمائے) کو بھی دکھلایا۔

اس کا ذکر حضرت میاں صاحب نے اس کتاب کے دیباچہ میں بھی فرمایا ہے۔ حضرت میر صاحب کو میری یہ تالیف بہت پسند آئی اور اس کے بعض عنوانات سے متعلق ہدایات بھی دیں۔ حضرت میر محمد اسماعیل صاحب جب قادیان تشریف لاتے تو آپ کا ایک محدود دائرہ احباب تھا جن کی آپ کی کوٹھی سے ملحقہ باغیچہ میں عصر کے بعد مجلس لگتی۔ ان احباب میں چند ایک کے نام یہ ہیں۔ محترم سید سردار حسین شاہ صاحب اوورسیر، محترم شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی، محترم عبد اللطیف صاحب گجراتی جو سلسلہ احمدیہ کی کتابوں کی طباعت و اشاعت کا کام کرتے تھے۔ بڑے خاموش اور صوفی منش آدمی تھے۔ اور یہ خاکسار (ملک محمد عبد اللہ) محترم شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی حضرت میر صاحب کے مکان کے ایک بیرونی کمرہ میں رہتے تھے۔ ان کا کام بھی تالیف و تصنیف کا تھا۔ بچوں کے لئے متعدد رسالہ جات تالیف کئے۔

(مکرم ملک محمد عبد اللہ صاحب کی کتاب "میری یادیں" سے ماخوذ ہے)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

"جیسا جیسا انسان کسی کام میں بڑھتا ہے۔ ویسا ہی اس کام کے بڑھنے اور زیادہ ہونے کے بھی راہ کھلتے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ دوسری طرف توجہ کرنے کے واسطے انسان کے پاس نہ وقت رہتا ہے اور نہ ہمت۔ مگر رشید آدمی کے واسطے خدا تعالیٰ آپ ہی سامان مہیا کر دیتا ہے اور اُس کے دل کے اندر ہی ایک واعظ پیدا کر دیتا ہے حدیث شریف میں آیا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی کے واسطے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے دین میں فہم عطا کرتا ہے۔ آج کل لوگوں کو انگریزی تعلیم نے فریفتہ کر رکھا ہے اور اکثر لوگ ایسے ہیں کہ ان کو دوسرے گھر کا ایمان ہی نہیں اور اگر کسی کو ہے تو ایسا کہ ہونا نہ ہونا برابر ہے۔ مگر اس وقت اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ وہ اپنا چہرہ دکھلاوے۔ مخلوق کی قساوت قلبی انتہا تک پہنچ گئی ہے۔ اور لوگوں نے نرمی سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ اس واسطے وہ اب قہری نشان بھی دکھانا چاہتا ہے۔ سعید ہیں وہ لوگ جو قبل ایسے نشانات کے واقعہ ہو جانے کے ایمان لا دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالرشید خان

میرا خاندان

1- ہمارے خاندان کے بزرگ حضرت حافظ مولوی فضل دین صاحب خوشابی جو میرے والد صاحب محترم کے ماموں تھے- اور میرے دادا جان محترم مولوی فتح دین صاحب رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ تھے- حضرت مولوی فضل دین صاحب کا ذکر حضرت بانی سلسلہ نے رفقاء میں 262 نمبر پر کیا ہے-

2- میرے والد صاحب حافظ عبدالکریم خان صاحب کو جماعت احمدیہ خوشاب کی خدمت کرنے اور اس کی تربیت کرنے کی خاصی توفیق ملی- آپ نے 40 سال تک مسلسل رمضان میں کلام پاک سنایا اس طرح آپ کی کوششوں سے 72 احباب 30-1929ء میں جماعت احمدیہ خوشاب میں شامل ہوئے جس کا ذکر حضرت امام جماعت الثانی نے ایک خطبہ میں بھی فرمایا- آپ ایک لمبا عرصہ سیکرٹری مال اور صدر جماعت خوشاب رہے- اور جماعت کے دیگر عہدوں پر بھی کام کیا-

3- میرے چچا جان محترم عبدالرحیم خان صاحب کو جماعت احمدیہ خوشاب کے صدر اور زعیم انصاراللہ کے طور پر کام کرنے کی توفیق ملی-

4- میرے چھوٹے بھائی عبدالستار خان کئی سال تک مربی سپین رہے- آج کل ادارہ الفضل میں کام کر رہے ہیں-

5- مکرم نثار احمد خان صاحب واقف زندگی ولد عبدالقدیر خان آف لاہور میرے بھانجے ہیں آجکل ملتان میں مربی کے فرائض ادا کر رہے ہیں-

6- عزیزم عبدالسمیع خان صاحب واقف زندگی میرا بیٹا ہے جو جامعہ احمدیہ میں بطور پروفیسر ہیں- اور ساتھ ہی خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں بھی بطور ناظم تعلیم خدمت سلسلہ سرانجام دے رہے ہیں-

7- مکرم حافظ مظفر احمد صاحب سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ میرے بھانجے ہیں آجکل ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد کے طور پر کام کر رہے ہیں-

8- مکرم اظہر احمد صاحب بھی میرا بھانجا ہے- اور مربی انچارج ناروے رہا ہے- آجکل بطور مربی سندھ میں کام کر رہے ہیں-

9- مکرم منصور احمد بھی میرا بھانجا ہے- آجکل ضلع گوجرانوالہ میں بطور مربی کام کر رہے ہیں-

10- عزیزم مکرم عبدالقیوم پاشا ولد عبدالحمید خان مربی بورکینو فاسو میں کام کر رہے ہیں یہ میرے بھتیجے ہیں-

11- مکرم ظہیر احمد خان صاحب ولد رشید خان صاحب آف لاہور مربی سلسلہ میرے داماد ہیں آج کل دارالافتاء میں کام کر رہے ہیں-

12- مکرم عرفان احمد پسر ڈاکٹر محمد صادق صاحب جنجوعہ آف شاہدرہ لاہور میرا بھانجا ہے- آج کل مربی سلسلہ گجرات میں کام کر رہے ہیں-

13- میرے چچازاد بھائی ظفر اقبال خان کا بیٹا عزیزم ناصر احمد اقبال صاحب واقف زندگی ضلع خوشاب میں بطور مربی کام کر رہے ہیں-

14- میرے بڑے بھائی عبدالحفیظ خان صاحب نے بطور زعیم انصاراللہ دارالعلوم وسطی تین سال کام کیا ہے- صدر جماعت احمدیہ منگلا ڈیم ضلع جہلم- صدر موصیاں خوشاب بھی رہے اور محاسب صدر انجمن احمدیہ کے طور پر خدمت کرنے کی توفیق پائی-

15- میرے چھوٹے بھائی عبدالحمید وفات یافتہ نے بطور قائد ضلع میانوالی بھکر کئی سال خدمات سرانجام دیں اور سیکرٹری مال سول لائن لاہور رہے-

16- میرے چھوٹے بھائی عبدالعزیز خان نائب قائد ضلع میانوالی و ضلع قصور- قائد خدام الاحمدیہ قصور و خوشاب، بھکر رہے ہیں اور نگران حلقہ خوشاب ہیں-

17- میرے چھوٹے بھائی عبدالغفار خان کئی سال بطور صدر جماعت احمدیہ خوشاب کام کرتے رہے- اب سیکرٹری تحریک جدید کے طور پر کام کر رہے ہیں-

18- میری ہمشیرہ عائشہ بیگم صاحبہ زوجہ عبدالقدیر خان آف لاہور کی کوششوں سے وںڈالہ روڈ شاہدرہ کی بیت تعمیر ہوئی سالہا سال وہ صدر لجنہ حلقہ فیکٹری ایریا شاہدرہ کام کرتی رہیں

19- میری چھوٹی ہمشیرہ امتہ النصیر عرصہ دراز سے بطور صدر لجنہ اماء اللہ دارالعلوم غربی کام کر رہی ہیں-

20- میرے چچا زاد بھائی و بہنوئی عبدالقدیر خان لمبے عرصہ سے جماعت احمدیہ فیکٹری ایریا شاہدرہ بطور سیکرٹری مال کام کر رہے ہیں-

21- عبدالقدیر خان صاحب کے لڑکے ناصر احمد بطور قائد فیکٹری ایریا شاہدرہ معتمد خدام الاحمدیہ اور زعیم خدام الاحمدیہ کام کرتے رہے ہیں- آجکل ناظم تعلیم خدام الاحمدیہ فیکٹری ایریا شاہدرہ ہیں-

22- میرے بہنوئی ڈاکٹر محمد صادق صاحب جنجوعہ کو بطور صدر جماعت احمدیہ شاہدرہ فیکٹری ایریا کام کرنے کا موقع ملا- اب زعیم اعلیٰ انصاراللہ علاقہ شاہدرہ لاہور کام کر رہے ہیں-

23- حامدہ پروین میری بہن اہلیہ ڈاکٹر محمد صادق صاحب ایک عرصہ سے صدر لجنہ اماء اللہ جماعت احمدیہ شاہدرہ فیکٹری ایریا خدمات سرانجام دے رہی ہیں-

24- رضیہ سلطانہ بیوہ برادرم عبدالحمید خان وفات یافتہ نے کافی عرصہ بطور صدر لجنہ اماء اللہ دارالعلوم وسطی کام کیا ہے-

25- میرے ہم زلف مکرم عبدالغفور صاحب بھٹی آجکل بطور صدر مجلس انصاراللہ جرمنی کام کر رہے ہیں-

26- خاکسار نے بطور قائد خدام الاحمدیہ خوشاب پھر سیکرٹری تحریک جدید وقف جدید جماعت احمدیہ خوشاب پھر سیکرٹری تحریک جدید- وقف جدید جماعت احمدیہ دارالعلوم وسطی ربوہ کام کیا ہے- اس کے علاوہ متعدد بار مجلس مشاورت میں بطور نمائندہ جماعت احمدیہ خوشاب شامل ہوا- اس وقت بطور سیکرٹری مضافاتی کمیٹی کالونیز ربوہ دفتر صدر صاحب عمومی میں آنریری کام کر رہا ہے-

27- خاکسار کے بہنوئی مکرم عبدالمنان صاحب (والد حافظ مظفر احمد صاحب) کو بطور قائد خدام الاحمدیہ- و نگران حلقہ خوشاب خدمت کی توفیق ملی-

28- خاکسار کا بھتیجا عمران احمد خان زعیم خدام الاحمدیہ دارالعلوم وسطی اور منتظم مال خدام الاحمدیہ رہے- ان کا چھوٹا بھائی عزیزم نعمان خاور منتظم تجنید و سیکرٹری تحریک جدید خدام الاحمدیہ ہے-

29- محترمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ برادرم عبدالحفیظ خان صاحب سیکرٹری وصایا لجنہ اماء اللہ خوشاب و دارالعلوم وسطی کام کرتی رہیں-

30- خاکسار کی بھتیجی رضوانہ شاہین کو جنرل سیکرٹری دارالعلوم وسطی خدمت کی توفیق ملی- اس کی چھوٹی بہن خالدہ مریم سیکرٹری ناصرات دارالعلوم وسطی ہیں-

31- خاکسار کے چچا زاد بھائی ظفر اقبال خان صاحب قائد خدام الاحمدیہ خوشاب رہے اور اب سیکرٹری تحریک جدید دارالنصر غربی ہیں- اسی طرح ان کے چھوٹے بھائی انوارالحق خان صاحب سیکرٹری وقف جدید دارالنصر غربی کے طور پر کام کر رہے ہیں-

32- مکرمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالعزیز خان صاحب نائب صدر لجنہ فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور ہیں-

33- مکرمہ نصرت ستار اہلیہ برادرم عبدالستار خان مربی سلسلہ کو بطور صدر لجنہ ضلع میانوالی خدمت کی توفیق ملی-

34- خاکسار کی بھتیجی عزیزہ رافعہ رعنا بنت برادرم عبدالعزیز خان صاحب فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور میں سیکرٹری ناصرات ہیں-

---

یاد رکھو جب تک تم میں ہر ایک ایسا نہ ہو کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کیلئے پسند کرے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے- وہ مصیبت اور بلا میں ہے اس کا انجام اچھا نہیں-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ہماری تاریخ

دی ٹروتھ کے 4- ستمبر 1959ء کے شمارے میں صفحہ اول پر صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب اور مسٹر ایس- او- بکری صدر احمدیہ جماعت نائیجیریا کی تصویر کے ساتھ یہ خبر درج ہے-

یکم ستمبر 1959ء کے روز مرزا مجید احمد جو کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ کے پوتے ہیں سے احمدیہ جماعت کے ایک وفد نے ایکجا ایئرپورٹ پر ملاقات کی- صاحبزادہ مرزا مجید احمد احمدیہ کالج کماسی غانا کی پرنسپل شپ کا چارج لینے کے لئے انگلستان سے غانا جا رہے ہیں- نائیجیریا میں ایکجا ایئرپورٹ پر انہوں نے جہاز بدلنا تھا- چنانچہ ان کی آمد کی اطلاع پر احمدیہ جماعت لیگوس کے ایک وفد نے ان سے ملاقات کی- وفد کے اراکین میں مولوی نسیم سیفی- مولوی ایم- ڈی- احمد- مسٹر اے- ایم- بھٹی (پرنسپل ٹیچرز ٹریننگ کالج- مسٹر اے- آر- اے- اوٹولے سیکرٹری جنرل مسٹر اے- کے- مصطفیٰ مشنری ان ٹریننگ- الفا- ایچ- زیڈ اکونو مسٹر اے- کے اکین لادو ہیڈ ماسٹر احمدیہ سکول الارو- اور مسٹر عبداللہ آف جبشہ- اور مسٹر ایم- اے- آبانی وونڈا شامل تھے-

اس وفد نے صاحبزادہ مرزا مجید احمد سے ملاقات پر انتہائی خوشی کا اظہار کیا کہ انہیں بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خاندان کے ایک فرد سے شرف ملاقات حاصل ہوا اور اس بات سے مزید خوش ہوئے کہ صاحبزادہ صاحب دسمبر میں نائیجیریا کا دورہ کریں گے- دسمبر میں احمدیہ جماعت نائیجیریا کا سالانہ جلسہ منعقد ہوتا ہے- وہاں سے غانا کے لئے روانگی سے تھوڑی دیر قبل الحاجی بابا ٹنڈے جو سے جو نائیجیریا کے سب سے بڑے اخبار ڈیلی ٹائمز کے چیف ایڈیٹر ہیں بھی ان سے ملے اور انہوں نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا کہ میں اپنے لئے یہ بہت بڑا اعزاز سمجھتا ہوں کہ مجھے یہ موقعہ ملا ہے- کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خاندان کے ایک فرد سے مصافحہ کروں- روانگی سے قبل صاحبزادہ صاحب نے وفد سے کہا کہ ان کی طرف سے احمدیہ جماعت نائیجیریا کو سلام پہنچا دیں- آپ کا جہاز تین بجے بعد دوپہر غانا کے لئے روانہ ہو گیا-

---

نائیجیریا سے شائع ہونے والے ہفتہ وار دی ٹروتھ کے 11- اکتوبر 1957ء کے پہلے صفحے پر خدام الاحمدیہ پاکستان کی ان خدمات کا ذکر ہے جو انہوں نے پاکستان میں غیر معمولی سیلابوں کے ایام میں کیں- اس موقعہ پر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے اپنے خطبہ میں فرمایا:-

حقائق کا ہمیشہ بڑی سختی کے ساتھ انکار کیا جاتا رہا ہے- لیکن جہاں تک خدمت کا تعلق ہے- اس کا انکار کرنا کسی طرح بھی ممکن نہیں- اس سلسلے میں

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حافظ محمد صدیق- مربی سلسلہ

محترم حافظ محمد رمضان صاحب

محترم حافظ محمد رمضان صاحب کے بہت سے شاگرد ہیں۔ خاکسار کو بھی آپ سے شرف تلمذ حاصل کرنے کا موقعہ ملا۔ میں جب محترم حافظ صاحب سے کلام الٰہی کا ترجمہ پڑھا کرتا تھا بعض ایم۔اے کی عربی کی طالبات محترم حافظ صاحب سے عربی پڑھا کرتی تھیں مکرم چوہدری اعظم علی صاحب سیشن جج آپ سے کلام الٰہی کی تشریح اور ترجمہ پڑھتے تھے۔ خاکسار کو محترم حافظ صاحب سے فیض یاب ہونے کا کیسے شوق پیدا ہوا۔ میرے لئے یہ واقعہ بہت دلچسپ ہے۔ 1962ء کی بات ہے جبکہ سٹیشن کے قریب بیت الذکر کچی آبادی میں ہوا کرتی تھی۔ اور میرے استاد محترم حافظ صاحب وہاں کبھی کبھی فجر کی امامت کیا کرتے تھے وہاں باقاعدہ عبادت کی امامت مکرم مولوی تاج الدین صاحب کیا کرتے تھے مجھے یاد ہے ہم محلہ دارالصدر سے محلہ دارالرحمت وسطی میں مکان تبدیل کرکے نئے نئے آئے تھے کہ ایک روز صبح صبح خاکسار کے کان میں محترم حافظ صاحب کی نہایت خوش الحان آواز سنائی دی محترم حافظ صاحب کا معمول تھا کہ فجر کی تلاوت لمبی کیا کرتے تھے خاکسار بڑے شوق کے ساتھ آپ کی اقتدا میں عبادت کیا کرتا تھا پہلی مرتبہ جب آپ کے پیچھے فجر پڑھی تو خاکسار کو جستجو ہوئی کہ خاکسار حافظ صاحب سے استفادہ کرے چنانچہ میں نے اپنے والد محترم جناب قریشی محمد شفیع صاحب سے معلوم کیا کہ آج جنہوں نے فجر کی عبادت پڑھائی ہے یہ کون بزرگ ہیں محترم ابا جان نے بتایا کہ یہ ہمارے حافظ محمد رمضان صاحب ہیں چنانچہ میں نے اباجان سے درخواست کی کہ آپ مجھے ان کے پاس لے چلیں میں ان سے کلام الٰہی پڑھوں گا۔ اس وقت تک میں ابتدائی قاعدہ پڑھ چکا تھا۔ اور مجھے یہ بات بیان کرتے ہوئے بڑی خوشی محسوس ہوتی ہے کہ مجھے ابتدائی قاعدہ مکرم صوفی خدا بخش صاحب زیروی نے بڑی توجہ سے پڑھایا تھا آپ سے قاعدہ پڑھ لینے کے بعد میرے اندر اتنی صلاحیت پیدا ہو چکی تھی کہ میں از خود کلام الٰہی درست پڑھ لیتا تھا۔ محترم حافظ صاحب کی پرشوکت آواز نے مجھے مسحور کر دیا تھا میں چاہتا تھا کہ میں بالکل ایسے ہی تلاوت کیا کروں چنانچہ اس شوق نے مجھے محترم حافظ صاحب کے پاس زانوئے تلمذ تہ کرنے کے لئے بے چین کر دیا اور میں ایک روز اپنے والد صاحب کے ہمراہ محترم حافظ صاحب کے مکان واقع دارالرحمت وسطی میں ملاقات کے لئے چلا گیا۔ عمومی تعارف کے بعد محترم حافظ صاحب نے فرمایا اگر آپ کلام الٰہی ناظرہ پڑھنا چاہتے ہیں تو پہلے کسی بینا استاد سے تعلیم حاصل کریں خاکسار نے عرض کی کہ حافظ صاحب نہیں آپ مجھے ترجمہ پڑھادیں محترم حافظ صاحب فرمانے لگے کیا آپ نے ناظرہ پڑھ لیا ہے میں نے عرض کی کہ نہیں ابھی ناظرہ پڑھ رہا ہوں چنانچہ محترم حافظ صاحب میرا شوق بھانپ کر فرمانے لگے کہ اچھا آپ روزانہ صبح کے وقت میرے پاس آجایا کریں میں نے چند دن محترم حافظ صاحب کو پہلے اور دوسرے پارے کے چند رکوع سنائے محترم حافظ صاحب فرمانے لگے کہ بھئی! ناظرہ تو آپ درست پڑھتے ہیں آپ ترجمہ شروع کر دیں چنانچہ خاکسار نے اس زمانہ میں محترم حافظ صاحب سے بارہ تیرہ پارے تک کلام الٰہی کا ترجمہ پڑھا اور ایسے ہی اپنے سکول کے نصاب کی بعض عربی کتب بھی پڑھیں محترم حافظ صاحب کو عربی سے اردو ترجمہ کرنے میں خاصی دسترس حاصل تھی۔ محلہ دارالرحمت وسطی میں بیت نصرت جہاں میں مکرم حافظ صاحب امامت کیا کرتے تھے۔ 1965ء کی جنگ کے دنوں میں محترم حافظ صاحب نے اسی بیت الذکر میں خطبہ بھی ارشاد فرمایا تھا۔ آپ اکثر رمضان میں سیالکوٹ تشریف لے جایا کرتے تھے۔

آپ جب بھی مجھے ملتے بڑے پیار سے ملتے اور ہمیشہ میرا حوصلہ بلند کرتے اور بہت خوشی کا اظہار کرتے۔ آپ کی طبیعت میں تکلف بالکل نہیں تھا ترکی ٹوپی پہنا کرتے تھے اور بہت مہمان نواز تھے اپنے شاگردوں کو بھی اکثر کچھ نہ کچھ ضرور کھانے کے لئے پیش کیا کرتے تھے۔ آپ دوست نواز بھی تھے کئی حفاظ جو آپ کے دوست ہوا کرتے تھے آپ کے گھر اکثر مہمان کے طور پر ٹھہرا کرتے تھے۔ آپ بہت ہی متوکل تھے اور اکثر ایسے واقعات مجھے سنایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح غیب سے آپ کی مدد فرماتا ہے۔ آپ بڑے ہی خوددار تھے آپ نے اپنے اہل و عیال کی بہت اچھے انداز سے پرورش فرمائی اپنے اہل و عیال کا بہت خیال رکھتے تھے جہاں ان کے لئے خود دعائیں کرتے دوسروں کو بھی ان کے لئے دعا کے لئے کہتے اور ہمیشہ اپنے سب بچوں کو نیکی کا وعظ فرماتے۔ عبادت کی تلقین کرتے آپ کے گھر کا ماحول بہت خوش کن اور دینی ماحول تھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

وقف جدید کا خاص پہلو

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔
اس تحریک (وقف جدید) کے بعض خاص ایسے پہلو ہیں جن کو جماعت کو پیش نظر رکھتے رہنا چاہئے۔
یہ تحریک غیر معمولی چندے طلب نہیں کرتی لیکن اس کا زور اس بات پر ہے کہ زیادہ سے زیادہ احمدی حسب توفیق بشاشت کے ساتھ' خوشی کے ساتھ کچھ نہ کچھ ضرور خدا کی راہ میں پیش کریں۔

تعارف

الہدیٰ

آسٹریلیا سے شائع ہونے والے ماہنامہ الہدیٰ کے دو شمارے اکتوبر اور نومبر 1995ء پیش نظر ہیں یہ ماہنامہ نہایت دیدہ زیب تصاویر اور مضامین سے مزین ہوتا ہے۔

اکتوبر کے شمارے میں پہلا مضمون حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے خواتین کی برابری کے متعلق ایک سوال کا جواب ہے جسے امتہ الہادی احمد نے ترجمہ کرکے قارئین کے لئے پیش کیا۔ اس کے بعد حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کی کتاب "کرنہ کر" میں سے کچھ باتیں پیش کی گئی ہیں اور اس کے بعد پاکستان میں احمدیہ جماعت کے افراد کی جو کیفیت ہے وہ تفصیل کے ساتھ بیان کی گئی ہے۔ جماعت کی خبریں بھی شامل اشاعت ہیں اور ان کے علاوہ الفضل ربوہ نے الہدیٰ کا جو تعارف شائع کیا تھا وہ بھی من و عن پیش کر دیا گیا ہے۔ حسب معمول نومبر 1995ء میں عبادت کے اوقات بھی سرورق پر شائع کئے ہیں۔

نومبر 1995ء کے شمارے میں سب سے پہلے رسول اکرم ﷺ کے متعلق ایک نہایت خوش کن نوٹ ہے اور بعد میں چوہدری خالد سیف اللہ خان کے تیار کردہ بعض نوٹس جو ایک دعوت الی اللہ میٹنگ میں سنائے گئے تھے شامل کئے گئے ہیں۔ ان کا تعلق مذہب کے ایک اہم مسئلے سے ہے۔ ان نوٹس کے بعد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک تصنیف آئینہ کمالات (-) کا تعارف دیا گیا ہے۔ یہ تعارف اس کتاب سے لیا گیا ہے جو نسیم سیفی کی تالیف ہے اور احمدیہ جماعت انگلستان نے شائع کی ہے۔ اس کے ابتدائی حصے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تمام تصانیف کا تعارف باری باری شائع کیا جائے گا۔ ایک خوشکن خبر جو کوئنزلینڈ جماعت کے صدر مسٹر ممتاز مقبول نے الہدیٰ کو ارسال کی وہ یہ ہے کہ آسٹریلین ریڈی ایشن پروٹیکشن سوسائٹی (اے۔آر۔پی۔ایس) نے ڈاکٹر ریز اکبر کو اپنی سوسائٹی کا فیلو منتخب کیا ہے۔ جس اجلاس میں یہ انتخاب کیا گیا وہ اسی سال برس بین میں منعقد کیا گیا تھا۔ یہ اعزاز آپ کو آپ کی اسی تحقیق کے سلسلے میں دیا گیا ہے جو ریڈیو ایکٹویٹی کے ضرر رساں اثرات سے بچنے کے سلسلے میں آپ نے کی ہے۔ ڈاکٹر اکبر نے فزکس میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ پاکستان سے 1973ء میں ایم۔ایس۔سی۔ کیا تھا اور ریڈی ایشن فزکس میں پی۔ایچ ڈی آڈو لائیڈ (Adelaide) یونیورسٹی سے 1986ء میں کیا تھا۔ یہ خبر سب کے لئے خوشی کا باعث ہے اور الہدیٰ کی دعاؤں کے ساتھ ہم بھی اپنی دعائیں شامل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمام احمدیوں کو اعلیٰ سے اعلیٰ مقامات پر پہنچائے۔ انہیں نافع الناس بنائے اور خدمت کے قیمتی مواقع عطا کرتا رہے۔

اس شمارے کے سرورق پر دسمبر 1995ء میں عبادت کے اوقات درج کئے گئے ہیں۔ پرچے کو حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کی جائے۔

Address: 20 Hollinsworth Rd
Marsden Park NSW 2765
AUSTRALIA
Tel No: (02) 627 4521
Fax No. (02) 6275303

بقیہ صفحہ 4

حضرت صاحب نے خدام الاحمدیہ کی ان خدمات کا ذکر کیا جو سیلابوں کے دوران خدام الاحمدیہ نے اہالیان پاکستان کے لئے سرانجام دیں۔ حضرت صاحب نے خدام الاحمدیہ کی ان کوششوں کو سراہا اور اس امید بلکہ یقین کا اظہار کیا کہ خدام الاحمدیہ بلاتمیز مذہب و مسلک اور رنگ و نسل ساری دنیا کی خدمت پر ہمیشہ آمادہ رہے گی۔ اور اپنی پوری قوت صرف کرکے انسانیت کے مفاد میں کی جانے والی باتوں میں مصروف رہے گی۔

خدا کیلئے جو اپنے آپ کو چھوٹا بنا دے گا خدا اسے بڑا بنا دے گا

خدا کا ولی بننا آسان نہیں بلکہ بہت مشکل ہے کیونکہ اس کے لئے بدیوں کو چھوڑنا' برے ارادوں اور جذبات کو چھوڑنا ضروری ہے۔ اور یہ بہت مشکل کام ہے اخلاقی کمزوریوں اور بدیوں کو چھوڑنا بعض اوقات بہت ہی مشکل ہو جاتا ہے۔ ایک خونی خون کرنا چھوڑ سکتا ہے۔ چور چوری کرنا چھوڑ سکتا ہے لیکن ایک بداخلاق کو غصہ چھوڑنا مشکل ہو جاتا ہے۔ یا تکبر والے کو تکبر چھوڑنا مشکل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں دوسروں کو جو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے پھر خود اپنے آپ کو حقیر سمجھتا ہے۔ لیکن یہ سچ ہے کہ جو خدا تعالیٰ کی عظمت کے لئے اپنے آپ کو چھوٹا بنا دے گا خدا تعالیٰ اس کو خود بڑا بنا دے گا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارات میں سے

Invalidation of clause 295-C

From Dr Rais Ahmad Khan

It is a matter of great pleasure that two eminent scholars of Islam, Dr Maududi ("Punishment for blasphemy" The News on Friday Dec 1) and Prof Fatimi ("Invalidation of clause 295-C" News Post, Dec 10) have converged on the fact that clause 295-C of the Pakistan Penal Code was against the sublime injunctions of the Qur'aan and Sunnah. This convergence is remarkable for, as I know, the two Islamicists belong to divergent schools of thought.

I hope Senator Raza Rabbani and his Ministry of Law, and the valiant Ms Asma Jahangir and her Human Rights Organisation will seize the opportunity and make the necessary move for the removal of this un-Islamic clause from the statute book.

Islamabad

The News International, Thursday, December 21, 1995

دی نیوز انٹر نیشنل کے 21-دسمبر 1995ء کے شمارے میں ڈاکٹر رئیس احمد خان دستور کی شق C-295 سی کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ بات نہایت خوش آئند ہے کہ اسلام کے دو سرکردہ دانش وروں یعنی ڈاکٹر مودودی (بلاسفیمی کی سزا) جو یکم دسمبر کو شائع ہوا تھا اور پروفیسر فاطمی شق نمبر 295 سی کا خاتمہ- (یہ مضمون جو نیوز میں 10- دسمبر کو شائع ہوا تھا) دونوں نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ شق نمبر 295 سی پاکستان پینل کوڈ قرآن کریم اور سنت کے اعلیٰ ترین احکام کے خلاف ہے یہ اتفاق بہت اہم ہے کیونکہ جیسا کہ میں جانتا ہوں کہ یہ دونوں دانش ور مختلف مسالک سے تعلق رکھتے ہیں- میں امید کرتا ہوں کہ سینیٹر رضا ربانی اور ان کی وزارت قانون اور بہادر عاصمہ جہانگیر اور ان کی ہیومن رائٹس آرگنائزیشن اب اس موقعہ کو ہاتھ سے نہیں جانے دیں گے- اور اس سلسلے میں ضروری تحریک چلائیں گے کہ اس غیر اسلامی شق کو دستور کی کتاب سے نکال دیا جائے- یہ خط اسلام آباد سے لکھا گیا-

---

Desecration of graves

From Seemi Aziz

Lying before me are different newspapers, in which the news of the desecration of Gen Zia-ul-Haq's grave and the reaction of his MNA son has been reported. The anger and dismay displayed by Mr Ejaz-ul-Haq is understandable. What is not understandable was his silence when such treatment was being meted out to other unfortunate people.

Islam, more than any other religion or society, respects human dignity. Islam has enjoined upon its adherents to especially respect those who have passed away. This desecration of the grave of the general is therefore, most deplorable. But one must wonder why this vandalism took place.

The late general himself did little to promote the humane and civilized aspect of Islam. He ordered the flogging of human beings to prolong his illegal rule.

The graves of the minority community were not only profaned, but their dead bodies were subjected to humiliation. Neither Zia-ul-Haq nor his son raised a little finger against these excesses.

Perhaps animosity towards the minority was the cornerstone of the general's ruling technique. He forgot the divine warning "O ye who believe! be steadfast in the cause of Allah, bearing witness in equity and let not a people's enmity incite you to act otherwise than with justice. Be always just, that is nearer to righteousness. And fear Allah, surely Allah is aware of what you do."

One ruler ignored this injunction and threw millions of reciters of Kalima out of the pail of the Ummah and he paid for it with his life. Another ruler who was supposed to be the guardian of his subjects denied them the right to profess and worship according to their conscious. He too met the retribution of Allah.

Let those who have died rest in peace. All must die and be accountable before Allah. Let us than build bridges of love and understanding and create a true Islamic polity among the living.

This vandalism and vendetta will create more difficulties for all of us. We must shun it and ask others to refrain from it.

Lahore

The News International, Thursday, December 21, 1995

دی نیوز انٹر نیشنل کے 21-دسمبر 1995ء کے شمارے میں قبروں کی بے حرمتی کے متعلق سیمی عزیز کہتی ہیں-

اس وقت میرے سامنے مختلف اخبارات پڑے ہیں- ان میں جنرل ضیاء الحق کی قبر کی بے حرمتی سے متعلق خبر شائع کی گئی ہے اور ایم- این- اے بیٹے کا ردعمل بھی پیش کیا گیا ہے- مسٹر اعجاز الحق نے جس غصے اور مایوسی کا اظہار کیا ہے وہ قابل فہم ہے- لیکن جو بات قابل فہم نہیں وہ ان کی اس وقت کی خاموشی ہے جب یہی سلوک دوسرے بدقسمت لوگوں سے کیا جارہا تھا- کسی بھی دوسرے مذہب سے زیادہ اسلام انسانی وقار کا درس دیتا ہے- اسلام نے یہ فرض قرار دیا ہے کہ اس کے پیروکار خاص طور پر ان لوگوں کی عزت کریں جو جہان سے گذر جاتے ہیں- مزار کی یہ بے حرمتی اس لئے کہا جا سکتا ہے نہایت قابل مذمت ہے- لیکن اس بات پر تعجب ہوتا ہے کہ ایسی بے ہودگی (یا آوارہ گردی) کا اظہار کیوں کیا گیا- سابق جنرل نے انسانی وقار اور اسلام کے متمدن رویے کو قائم کرنے کے لئے کچھ نہیں کیا تھا- انہوں نے انسانوں کو کوڑے لگوانے کے احکام دیئے تاکہ ان کا اپنا غیر قانونی اقتدار زیادہ طویل ہو سکے- اقلیت کی قبروں کی نہ صرف بے حرمتی کی گئی بلکہ ان میں سے لاشوں کو نکال کر ان کی بھی بے حرمتی کی گئی- نہ ضیاء الحق نے نہ ان کے بیٹے نے اپنی چھوٹی انگلی یعنی چھنگلی بھی ان زیادتوں پر اٹھائی- شائد اقلیتوں کی دشمنی کی وجہ سے ایسا کیا جاتا رہا- اور جرنیل کے اپنے اقتدار کو قائم کرنے کا یہ ایک طریق تھا- انہوں نے اس بات کو بھلا دیا کہ خدا تعالیٰ کہتا ہے- اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کی راہ میں استقامت اختیار کرو- اور اس بات کی گواہی دو اور گواہی دو برابر کی- یعنی لوگوں کو برابر سمجھو- اور ایسے لوگ نہ بن جاؤ جنہیں دشمنی مشتعل کر دیتی ہے اور وہ ایسے کام کرتے ہیں جو عدل کے خلاف ہیں- ہمیشہ انصاف کرو- یہ بات راہ راست کے قریب تر ہے اور خدا سے ڈرو یقیناً خدا اس بات پر گواہ ہے جو تم کرتے ہو- ایک حاکم نے اس ارشاد خداوندی سے منہ موڑا اور لاکھوں لاکھ کلمہ گوؤں کو امت کے دائرے سے باہر کر دیا اور اس کی قیمت اس نے اپنی جان دے کر ادا کی- ایک اور حاکم نے جس نے یہ خیال کیا کہ وہ اپنی رعایا کے حقوق کا پاسدار ہے- انہیں اس بات کی اجازت نہ دی کہ وہ اپنے عقیدہ کا اظہار کر سکیں اور اپنے مسلک کے مطابق عبادت ادا کر سکیں- اس شخص کو بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس بات کا بدلہ ملا-

جو لوگ فوت ہو چکے ہیں ان کو آرام سے اپنی قبروں میں رہنے دیجئے- ہر شخص کو مرنا ہے- اور ہر شخص کو اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دینا ہے- آیئے ہم محبت اور افہام و تفہیم کے پل بنائیں اور ایک صحیح اسلامی معاشرے کی تشکیل کریں، ان لوگوں کے لئے جو زندہ ہیں- جو کچھ ضیاء کی قبر سے کیا گیا- یہ ہم سب کے لئے مزید مشکلات پیدا کرے گا- ہمیں اس سے درگذر کرنا چاہئے اور دوسروں کو بھی تلقین کرنی چاہئے کہ وہ ایسا نہ کریں-

---

تمام اقسام حمد کے کیا باعتبار ظاہر کے اور کیا باعتبار باطن کے اور کیا باعتبار ذاتی کمالات کے اور کیا باعتبار قدرتی عجائبات کے اللہ سے مخصوص ہیں اور اس میں کوئی دوسرا شریک نہیں- اور نیز جس قدر محامد صحیحہ اور کمالات تامہ کو عقل کسی عاقل کی سوچ سکتی ہے یا فکر کسی متفکر کا ذہن میں لا سکتا ہے وہ سب خوبیاں اللہ تعالیٰ میں موجود ہیں-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ترا تبسّم

ترے تبسم کی یہ ادائیں\
جو میری آنکھوں کی بیکرانی میں ضم ہوئی ہیں\
جو دل کی پاتال میں اتر کر\
بہارِ گل کی طرح نکھر کر\
حسین شبنم سے نم ہوئی ہیں\
انہیں مری روح میں اتارو\
مرے ہر اک لمحہ رواں کو\
ہمیشگی کا لباس دے کر\
بہشت کے حسن سے سنوارو\
میں اپنے بیتے دنوں کی یادیں\
تمہاری چوکھٹ پہ وار ڈالوں\
ہوس کے عفریت کو یکایک\
غنا کے خنجر سے مار ڈالوں\
سکوتِ لب کو صدائیں دے دو\
فضائیں دے دو\
کہ جن میں بے بال و پر پرندے\
اڑیں اور اڑتے رہیں ہمیشہ\
مگر\
مگر وہ اپنے گھروں کی جانب\
مُڑیں تو مُڑتے رہیں ہمیشہ\
مری امنگوں کی راہ رو کو\
کبھی تو ٹوکو\
مرے تخیل کے کاٹ دو پر\
کہ اڑ نہ پائے\
زمین زادہ\
فلک کی رفعت سے مات کھائے\
ازل سے یہ میری آرزو ہے\
یہ آرزو میری آبرو ہے\
کہ شاہ رگ سے قریب آ جا\
مری ہر اک سانس میں سما جا\
ترا تبسم ہی زندگی ہے\
اسی سے قائم مری خوشی ہے\
ترے تبسم کی سب ادائیں\
مرے رگ و پے میں پھیل جائیں\
مرا سکون و قرار ہے یہ\
حیات کا اعتبار ہے یہ\
ترے تبسم کی اوڑھ لوں میں حسین چادر\
یہی مرے قلب و روح ہوں گے\
اس کو سمجھوں گا اپنا پیکر\
ترا تبسم- مرا تفاخر

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 1

احمدی احباب نے ہزاروں کی تعداد میں شرکت کی۔ بعد ازاں آپ کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں، جہاں نمایاں خادمان دین دفن ہیں، سپرد خاک کر دیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر حضرت مرزا عبدالحق صاحب نے دعا کرائی۔

حضرت چوہدری محمد انور حسین صاحب چماری ضلع امرتسر میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد علاقے کے ایک بڑے زمیندار چوہدری حسین بخش صاحب تھے۔ حضرت چوہدری محمد انور حسین صاحب نے 1932ء میں خود بیعت کی۔ اس وقت آپ طالب علم تھے۔ آپ نے علی گڑھ یونیورسٹی سے گریجوایشن اور ایل ایل بی کیا۔ اور بعد ازاں امرتسر میں قانون کی پریکٹس شروع کی۔ تقسیم ملک کے بعد آپ شیخوپورہ میں آباد ہوئے۔ اور یہاں پر قانون کی پریکٹس جاری رکھی۔ تقسیم ملک کے بعد ہی سے آپ ضلع شیخوپورہ کے امیر جماعت مقرر ہوئے اور تادم وفات یعنی قریباً 50 برس امیر ضلع رہے۔

امارت ضلع کے علاوہ آپ کو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی بیماری کے دوران بننے والے نگران بورڈ کے رکن کے طور پر اور مجلس تحریک جدید کے رکن اور مجلس عاملہ انصار اللہ پاکستان کے خصوصی رکن کے طور پر بھی خدمات بجالانے کا موقع ملا۔

حضرت چوہدری صاحب ایک فدائی اور انتہائی مخلص احمدی تھے۔ مالی قربانی میں نمایاں مقام رکھتے تھے۔ آپ کے ایک صاحبزادہ اور ایک صاحبزادی ہیں۔ آپ کے صاحبزادے مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب سابق ایم پی اے' قائمقام امیر جماعت شیخوپورہ کے طور پر خدمات بجالا رہے ہیں۔

حضرت چوہدری محمد انور حسین صاحب کے حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث سے قریبی اور ذاتی مراسم تھے۔ اسی طرح حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے بھی ایسا ہی تعلق تھا آپ کو حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کے دورہ یورپ و افریقہ 1980ء میں ہمرکابی کا شرف حاصل ہوا۔ اس دورے کے دوران سپین کی بیت بشارت کے سنگ بنیاد رکھنے کی تاریخی تقریب میں بھی شامل ہوئے۔ بعد ازاں افتتاح کے موقعہ پر بھی شمولیت فرمائی۔

آپ کو انتڑیوں میں خرابی کی پرانی تکلیف تھی مگر بڑھاپے کی کمزوری کے علاوہ آپ کو کوئی غیر معمولی عارضہ نہ تھا۔

دعوت الی اللہ کی لگن اور تڑپ حضرت چوہدری صاحب کا خصوصی طرہ امتیاز تھا۔ آپ اپنے علاقے کے بڑے زمیندار تھے لیکن عاجزی اور سادگی آپ کی طبیعت کا لازمی حصہ تھے۔

اللہ تعالیٰ اس مخلص اور فدائی خادم دین کے درجات بلند فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم محمد منور صاحب کارکن الفضل کو رات دو بجے تشویشناک حالت میں فضل عمر ہسپتال داخل کیا گیا۔ طبیعت بہت خراب ہے احباب کرام کی خدمت میں خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

ولادت

○ مکرم چوہدری منور احمد صاحب میرپور خاص کو خدا تعالیٰ نے 8۔اکتوبر 1995ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے بچی کا نام "حانیہ منور" تجویز کیا ہے۔ نومولودہ محترم چوہدری نور احمد صاحب میرپور خاص کی پوتی اور محترم مرزا صادق علی صاحب کی نواسی ہے۔ بچی کی صحت و درازیٔ عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم مولوی حمید الدین شمس صاحب خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ مورخہ 95-12-10 کو کلکتہ میں اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے رحلت کر گئے تھے۔

مکرم مولوی صاحب موصوف کو مختلف جگہوں پر خدمت سلسلہ سرانجام دینے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اور پوری ذمہ داری سے اپنے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ بڑے مخلص اور دینی کاموں میں پیش پیش رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی نیکیوں کو زندۂ جاوید و جاری رکھنے کی ہمت و توفیق لواحقین کو دے اور صبر و رضا کی راہوں پر چلائے۔

○ مکرم سلطان سرور خان صاحب ولد مکرم مجید اللہ خان صاحب آف ٹوپی حال دارالصدر غربی ربوہ بعمر 65 سال مورخہ 8۔دسمبر 1995ء بروز جمعہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے۔ موصوف موصی تھے۔ ان کا جنازہ بیت المبارک میں بعد عصر مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھایا۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد آپ ہی نے دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

○ سید مظفر احمد بخاری کے والد مکرم سید محمود احمد بخاری 15۔دسمبر بروز جمعۃ المبارک پونے ایک بجے بقضائے الٰہی اپنے مالک و خالق حقیقی سے جا ملے۔ آپ کی تاریخ پیدائش 1911-5-5 قادیان اور وفات لاہور میں ہوئی ہے۔

آپ موصی تھے تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔

واقفین نو ربوہ کے ورزشی مقابلے

○ ربوہ کے واقفین نو کی ذہنی اور جسمانی نشوونما کے لئے مختلف پروگرام مرتب کئے گئے ہیں۔ ان میں ذہانت تعلیم اور دینی علوم کے علاوہ جسمانی صحت کے معیار کو بلند کرنے کے لئے مقابلہ جات کروائے جا رہے ہیں اس سلسلہ کے دوسرے مرحلہ میں ورزشی مقابلہ جات محلہ کی سطح کے بعد بلاک کی سطح پر ہوئے۔ فائنل مقابلہ جات مرکزی سطح پر مورخہ 29 دسمبر 95 بروز جمعۃ المبارک کو کروائے جا رہے ہیں۔

ورزشی مقابلہ جات درج ذیل مقابلے ہوں گے۔

1- رسہ کشی دس ممبرز فی ٹیم بچوں اور بچیوں کی علیحدہ علیحدہ ٹیمیں حصہ لیں گی۔
2- ریلے ریس چار ممبرز فی ٹیم بچوں اور بچیوں کی علیحدہ علیحدہ ٹیمیں حصہ لیں گی۔
3- 50 میٹر کی دوڑ انفرادی
4- تھالی پھینکنا انفرادی
5- میوزیکل چیئر

پروگرام صبح نو بجے تا گیارہ بجے صبح

(صدر عمومی- ربوہ)

ضروری اعلان

○ نصرت جہاں اکیڈمی جونیئر گرلز سیکشن اور سینئر سیکشن میں یونیفارم کتب اور شوز کی فراہمی کے لئے تمام دکانداروں کو اجازت ہے کہ وہ یکم جنوری 1996ء سے یہ اشیاء طلبا کو فروخت کر سکتے ہیں۔ اس لئے یہ اشیاء فروخت کرنے کے خواہشمند دکاندار دفتر سے رابطہ کر کے یونیفارم اور کتب کی تفصیل حاصل کر لیں۔ معیار کی پابندی لازمی ہوگی۔ والدین بھی نوٹ فرمالیں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی- ربوہ)

اعلان دار القضاء- ربوہ

○ (محترمہ ذکیہ خانم صاحبہ بابت ترکہ چوہدری عنایت اللہ صاحب)

محترمہ ذکیہ خانم صاحبہ اہلیہ چوہدری نثار احمد صاحب ساکنہ مکان نمبر 9/5 دارالصدر غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب ولد چوہدری محمد دین صاحب ساکن مکان نمبر 9/5 دارالصدر غربی ربوہ بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا قطعہ نمبر 9/5 دارالصدر غربی ربوہ (کل رقبہ دو کنال) میں سے ان کا حصہ ایک کنال ہے۔ جو ان کے ورثاء کے نام منتقل کیا جانا مقصود ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱- مکرم محمود احمد صاحب (بیٹا) وفات یافتہ
۲- محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
۳- محترمہ ذکیہ خانم صاحبہ (بیٹی)

مکرم محمود احمد صاحب (وفات یافتہ) کے ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱- محترمہ ممتاز بیگم صاحبہ (بیوہ)
۲- محترمہ ثمرہ محمود صاحبہ (بیٹی)
۳- محترمہ فوزیہ محمود صاحبہ (بیٹی)
۴- محترمہ زبدہ محمود صاحبہ (بیٹی)
۵- محترمہ سعدیہ محمود صاحبہ (بیٹی)
۶- محترمہ عائشہ محمود صاحبہ (بیٹی)
۷- محترمہ بشریٰ محمود صاحبہ (بیٹی)

درخواست کے مطابق یہ قطعہ محترمہ ممتاز بیگم صاحبہ (بیوہ مکرم محمود احمد صاحب) اور محترمہ ذکیہ خانم صاحبہ کے درمیان بحصہ مساوی منتقل کیا جانا مقصود ہے۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء- ربوہ)

اعلان داخلہ B.SC انجنیئرنگ

○ UET ٹیکسلا نے پنجاب کے ڈومیسائل رکھنے والے داخلہ کے خواہشمند طلبہ سے B.SC انجنیئرنگ کے پہلے سال میں مندرجہ ذیل شعبہ جات میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ 1- الیکٹریکل 2- سول 3- میکینیکل

اہلیت (i) ایف ایس سی پری انجنیئرنگ ڈپلومہ کی بنیاد درخواست دینے والے طلبہ نے متعلقہ ٹیکنالوجی میں ڈپلومہ کیا ہو۔

داخلہ فارم 2- جنوری 1996ء سے ملنا شروع ہوں گے۔ جبکہ درخواست فارمز جمع کروانے کی آخری تاریخ 96-1-21 مقرر ہے۔

نوٹ (i) دوسرے صوبوں کا ڈومیسائل رکھنے والے داخلہ کے خواہشمند طلبہ پراسپکٹس میں درج ہدایات پر عمل کریں۔

(ii) ہوسٹل کی سہولت صرف لڑکوں کے لئے موجود ہے۔

(نظارت تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 26- دسمبر-1995ء

درجہ حرارت کم ازکم 12 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ 19 درجے سنٹی گریڈ

○ پاکستان میں مقیم افغان قونصل جنرل کو ناپسندیدہ شخصیت قرار دے کر پاکستان چھوڑ دینے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ پشاور میں مقیم افغان قونصل جنرل موسیٰ خان کو 48 گھنٹوں میں ملک چھوڑنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ انہیں عہدے کے منافی سرگرمیوں میں ملوث ہونے پر ناپسندیدہ قرار دیا گیا ہے۔ ان پر پشاور میں جاسوسی کرنے کا بھی الزام عائد کیا گیا ہے۔ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ افغان قونصل کو نکالے جانے کا واقعہ صوبائی دارالحکومت پشاور میں ایک کار میں رکھے جانے والے اس بم دھماکے کے بعد سامنے آیا ہے جس میں 60۔ افراد ہلاک ہوئے اور درجنوں دکانیں اور گاڑیاں تباہ ہوگئیں۔

○ صدر اور وزیراعظم کے درمیان ملاقات میں کہا گیا ہے کہ "ملی کونسل کی طرف سے ہڑتال" میں عوام پر زبردستی کے فیصلے ٹھونسنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ منظم سازش کے تحت تخریب کاری کی وارداتیں کرکے عوام میں عدم تحفظ کا احساس پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ عوام کو مکمل تحفظ فراہم کیا جائے گا۔ ایوان صدر میں ہونے والی یہ ملاقات ڈیڑھ گھنٹے جاری رہی۔ وزیراعظم نے صدر مملکت کو پشاور دھماکے کے ملزموں کی گرفتاری اور عوام کے جان ومال کے تحفظ کے لئے اقدامات سے آگاہ کیا گیا۔

○ کراچی میں ایک دن میں آٹھ افراد کی ہلاکت کے بعد مسلم لیگ (ن) نے بھی اپنا جلسہ منسوخ کر دیا ہے۔ اس سے پہلے پیپلز پارٹی کی طرف سے مزار قائداعظم پر وزیراعظم بے نظیر بھٹو کا جلسہ منسوخ کر دیا گیا تھا۔ اب صرف ایم کیو ایم حقیقی میدان میں رہ گئی ہے فائرنگ تشدد اور پولیس مقابلوں میں مرنے والوں میں ڈی جی خان' اندرون سندھ کے رہائشی افراد اور الطاف گروپ کے دو کارکن شامل ہیں۔ کورنگی میں سوزکی پک اپ میں سے 4۔ افراد کی ہاتھ پاؤں بندھی گولیوں سے چھلنی لاشیں برآمد ہوئیں۔ دہشت گردوں نے پیپلز پارٹی کے مقتول مشاورتی کونسلر کے گھر اندھا دھند فائرنگ کی۔ کورنگی میں شدید کشیدگی ہے امام بارگاہ میں گھس کر فائرنگ کرنے والے ملزم کی نشاندہی پر مختلف علاقوں میں چھاپے مارے گئے۔ 23۔ سے زائد افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ خود کو حساس ادارے کا انسپکٹر بتا کر رقم بٹورنے والے شخص سے پوچھ گچھ شروع کر دی گئی ہے۔

○ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ سیکیورٹی حکام کی طرف سے کلیرنس نہ ملنے کے باعث مسلم لیگ (ن) کے جلسے کی تیاریاں اچانک روک دی گئیں جلسے کی منسوخی حکام کے اس دعوے کی قلعی کھولنے کے لئے کافی ہے کہ دہشت گردوں کے خلاف اسے کامیابی ہوئی ہے۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ عملاً کراچی میں بغاوت پر قابو پانے کی کارروائی ہو رہی ہے یہ محدود پیمانے پر خانہ جنگی ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ 1996ء تبدیلی اور انتخابات کا سال ثابت ہو گا۔ مسلم لیگ (ن) ان انتخابات میں عوام کی حمایت سے عظیم کامیابی حاصل کرے گی۔ پارٹی قیادت اور ان کے حامی عوام جمہوری نصب العین کے لئے جوش اور ولولے سے جدوجہد جاری رکھیں گے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ پیپلز پارٹی کی حکومت پارلیمنٹ اور عدلیہ کو تباہ کر رہی ہے۔ اقتصادی بحران پاکستان کی حاکمیت کے لئے خطرہ بن گیا ہے۔

○ وفاقی انٹی کرپشن کمیٹی کے چیئرمین ملک محمد قاسم نے کہا ہے کہ بلاثبوت افغانستان کو بم دھماکے کا ذمہ دار ٹھہرانا سازش ہے۔ اس سے پاکستان اور افغانستان کے درمیان تعلقات کو خراب کیا جا رہا ہے۔ تاہم پاکستان کے عوام پہلے بھی افغان مہاجرین کو اپنا بھائی سمجھتے رہے ہیں اور بھی سمجھتے رہے گے۔

○ پشاور میں دھماکے کے مجرموں کی گرفتاری میں مدد دینے والوں کے لئے ایک کروڑ روپے کے انعام کا اعلان کر دیا گیا ہے لواحقین کی امداد کے لئے ایک ایک لاکھ روپے کے 34 چیک جاری کر دیئے گئے۔ سرحد میں 100 غیر سرکاری اداروں کی سرگرمیوں کا جائزہ لینے کے لئے ایک کمیٹی بنا دی گئی ہے۔ فرنٹیئر پولیس کو جدید اور بہتر بنانے کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

○ مسلم لیگ (ن) کے چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ فوج کو دفاعی کے ساتھ ساتھ اقتصادی مشقیں بھی نہ کرنا پڑیں۔ صدر صورت حال کا تدارک کریں۔ حکمران اپنے اخراجات میں اضافے کرتے چلے جا رہے ہیں دفاع کا حصہ کم ہو چکا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ سپاہی کو تنخواہ دینے کے لئے پیسے بھی نہ بچیں۔

○ ایک جرمن اخبار نے کراچی کی صورت حال پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ بے نظیر بھٹو کے نزدیک ایم کیو ایم کی حیثیت قاتلوں کے ایک گروہ سے زیادہ نہیں۔ اخبار نے لکھا ہے کہ کراچی کے حالات وزیراعظم کی ساکھ کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔

○ مسٹر آصف علی زرداری ایم این اے نے کہا ہے سرکاری گاڑیاں مائع گیس پر چلانے کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔ اس کے لئے فلنگ پلانٹ لگائے جائیں گے۔ پٹرول پمپوں پر فلنگ پلانٹ لگانے کا مقصد نجی شعبہ کو اس طرف راغب کرنا ہے۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے وزیر اطلاعات مسٹر خالد کھرل کا نام لے کر کہا ہے کہ وہ دنیا کی ساری بے حیائی پاکستان میں پھیلانا چاہتے ہیں۔ پی ٹی وی اور ریڈیو اس منصوبے پر عمل پیرا ہیں۔

○ پنجاب کے سینئر وزیر ملک مشتاق اعوان نے کہا ہے کہ سرمایہ دار اور صنعت کار مخصوص مفادات کے تحت گڑبڑ کراتے ہیں۔ حکومت جب بھی نیا ٹیکس لگاتی ہے یا نیا اقتصادی نظام لانا چاہتی ہے کراچی میں افراتفری اور فرقہ واریت پھیلا دی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف احتساب کے ڈر سے محاذ آرائی کر رہے ہیں۔ شور مچانے سے کچھ نہیں ہو گا۔ انتخابات وقت پر ہوں گے۔

○ کراچی میں پانچ دودھ فروشوں کو اغوا کر کے قتل کر دیا گیا۔ ان کے ساتھ ایک چٹ بھی لگی تھی جس پر لکھا تھا۔ مخبر کا انجام۔

○ بے نظیر بھٹو سے اظہار یکجہتی کے لئے پیپلز پارٹی نے مال روڈ لاہور پر ایک ریلی کا اہتمام کیا۔ یہ ریلی ناصر باغ سے شروع ہو کر اسمبلی ہال تک جاری رہی۔ راستے کو بند کر دیا گیا تھا۔ کئی گھنٹے تک ٹریفک متبادل راستوں سے گذرتی رہی۔ پیپلز پارٹی کے کارکنوں نے وزیر اعلیٰ مشتاق اعوان کے نعرے لگائے۔ ٹرکوں' ویگنوں' ٹرالیوں' موٹر سائیکلوں پر کسانوں' مزدوروں' طلبہ اور خواتین کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ شرکاء پر پھول برسائے گئے۔ ڈھولک کی تھاپ پر دھمالیں ڈالی گئیں۔ زندہ ہے بھٹو زندہ ہے کے نعرے لگائے گئے۔

○ افغانستان نے پاکستان کو فضائی راستہ دینے سے انکار کر دیا ہے۔ تاشقند جانے والی پی آئی اے کی پرواز پی کے 261 کی روانگی منسوخ کر دی گئی۔

○ وادی لیپا کے سرحدی قصبہ میں پراسرار آتش زدگی سے پورا بازار جل کر راکھ ہو گیا۔ چنیاں بازار میں 37 دکانیں اور 7 مکانات تباہ ہو گئے۔ 10 دکانوں کو جزوی نقصان پہنچا۔ بھارت اس علاقے کو اپنی کارروائیوں کا نشانہ بناتا رہتا ہے۔

○ سٹنگر میزائیل کے حوالے سے شہرت پانے والے امریکی عہدیدار چارلی ولسن کشمیر کے مسئلے پر صدر وزیراعظم وزیر خارجہ اور مسلح افواج کے سربراہ سے ملاقاتیں کریں گے۔ پاکستان سے دفاعی اور تجارتی تعاون بڑھانے کے لئے نئے نئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ امریکہ اپنی کمپنیوں کو پاکستان سے تجارت کرنے کے لئے خصوصی مراعات دے گا۔

○ امریکی حکام نے بتایا ہے کہ بھارت اپنی ایٹمی تنصیبات پاکستان سے خفیہ رکھے گا۔ 34۔ اہم ایٹمی مراکز پر سرگرمیاں جاری ہیں۔

اعلان

○ انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس و انجینیرز کا کنونشن جو 30۔ دسمبر 1995ء کو منعقد ہونا تھا ملتوی کر دیا گیا ہے احباب مطلع رہیں۔

(افتخار علی قریشی چیئرمین)

پاک گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ
عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب
فون: 643

اسلام آباد۔ لاہور۔ کراچی میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
عمیر ایسوسی ایٹس
وڈ ایج پلازا۔ ایف ۱۰ امرکز اسلام آباد
فون دفتر: 051-291578
051-291579

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
قابلِ اعتماد مفید و مجرّب ادویہ

زد جام عشق	۶۰ گولی	۸۰۰/-
نواب شاہی	۶۰ گولی	۱۰۰۰/-
سونے چاندی کی گولیاں	۳۰ گولی	۲۰۰/-
شباب آور موتی	۳۰ گولی	۸۰/-
حب نشاط	۲۰ گولی	۴۰/-

کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
ناصر دواخانہ۔ گول بازار۔ ربوہ
فون نمبر۔ 212434 (04524)

نور کاجل 8/-
نور ابٹنہ 15/-
نور آملہ 15/-
خورشید ہیئر آئل 60/-
تابانی لوشن 15/-
خورشید یونانی دواخانہ
گول بازار ربوہ
فون: 04524-211538